Tajdeed o ahya e deen

by Syed Moulana moududi Ra · Language: UR

Summary by booksummaryai.com — https://booksummaryai.com/country/ur/tajdeed-o-ahya-e-deen

Overview

بنیادی اصولوں کی روشنی میں پورے معاشرتی، سیاسی، معاشی اور اخلاقی نظام کی از سر نو تشکیل قرار دیتے ہیں۔ کی تجدید اور احیاء ضروری ہے۔ وہ تجدید کو محض ظاہری اصلاحات یا رسوم کی تبدیلی نہیں سمجھتے بلکہ اسے دین کے دین اسلام ایک زندہ اور متحرک نظام ہے جسے ہر دور میں نئے چیلنجز کا سامنا ہوتا ہے اور ان چیلنجز سے نمٹنے کے لیے اس فکر میں تجدید اور احیاء کے تصور کو گہرائی سے بیان کرتی ہے۔ اس کتاب میں مولانا مودودی نے یہ واضح کیا ہے کہ تجدید و احیائے دین مولانا سید ابوالاعلی مودودی رحمہ اللہ کی ایک اہم تصنیف ہے جو اسلامی

نافذ کرنے کا ایک جامع لائحہ عمل بھی پیش کرتی ہے، جس کا مقصد ایک صالح اسلامی معاشرہ اور ریاست کا قیام ہے۔ حل پیش کرنے کی دعوت دیتی ہے۔ یہ نہ صرف ایک نظریاتی بحث ہے بلکہ عملی طور پر دین کو زندگی کے ہر شعبے میں مسلمانوں کو اپنے دین کی حقیقی روح کو سمجھنے، اس کے تقاضوں کو پورا کرنے اور موجودہ دور کے مسائل کا اسلامی میں پیش کرتا ہے، جو وقت کے ساتھ ساتھ بدعات، خرافات اور غلط تعبیرات کے پردوں میں چھپ جاتا ہے۔ یہ کتاب منہج پر تفصیلی روشنی ڈالی ہے۔ وہ بتاتے ہیں کہ مجدد کوئی نیا دین نہیں لاتا بلکہ وہ اصل دین کو اس کی خالص شکل مولانا مودودی نے اس کتاب میں مجدد کے کردار، اس کی خصوصیات اور اس کے کام کے

Key Takeaways

- محض ظاہری اصلاح نہیں بلکہ اس کے بنیادی اصولوں کی روشنی میں پورے نظام حیات کی از سر نو تشکیل ہے۔ دین کی تجدید کا مطلب
- کے سر پر ایک مجدد کا آنا ایک نبوی پیشین گوئی ہے جس کا مقصد دین کو اس کی اصل شکل میں بحال کرنا ہے۔ ہر صدی
- مجدد کا کام صرف علمی نہیں بلکہ عملی، تنظیمی اور انقلابی ہوتا ہے جو معاشرے میں گہری تبدیلی لاتا ہے۔
- ہے کہ اسلام کو ایک جامع نظام حیات کے طور پر سمجھا جائے اور اسے زندگی کے تمام شعبوں میں نافذ کیا جائے۔ احیائے دین کے لیے ضروری
- بدعات، خرافات اور غیر اسلامی رسوم و رواج سے دین کو پاک کرنا تجدید کا ایک اہم جزو ہے۔
- مقابلہ کرنے کے لیے اجتہاد اور تحقیق کی ضرورت ہے تاکہ اسلامی تعلیمات کو عصر حاضر پر منطبق کیا جا سکے۔ موجودہ دور کے چیلنجز کا
- تجدید کا عمل افراد کی اصلاح سے شروع ہو کر معاشرے اور ریاست کی اصلاح تک پھیلتا ہے۔
- دین کی اصل روح کو سمجھنا اور اسے عملی زندگی میں نافذ کرنا ہی حقیقی کامیابی کی ضمانت ہے۔

Chapter Summaries

مقدمہ اور تجدید دین کا تصور

پیش آتی ہے۔ وہ تجدید کو محض ظاہری اصلاح نہیں بلکہ دین کی روح کو دوبارہ زندہ کرنے کا عمل قرار دیتے ہیں۔ کو اس کی اصل شکل میں بحال کرنے اور اس کی تعلیمات کو نئے زمانے کے تقاضوں کے مطابق پیش کرنے کی ضرورت گزرنے کے ساتھ ساتھ مسلمانوں میں دین سے دوری، بدعات اور گمراہیوں کا رواج ہو جاتا ہے۔ اس صورتحال میں دین کرتے ہیں۔ وہ بتاتے ہیں کہ دین اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو ہر دور کے لیے رہنمائی فراہم کرتا ہے، لیکن وقت اس حصے میں مولانا مودودی تجدید دین کے بنیادی تصور کو واضح

تجدید کی ضرورت اور اہمیت

کے قابل بنانا ناگزیر ہو جاتا ہے۔ تجدید کا مقصد دین کو جامد ہونے سے بچانا اور اسے ہر دور میں متحرک اور فعال رکھنا ہے۔ اخلاقی گراوٹ اور عملی کمزوریاں پیدا ہو جائیں تو دین کی اصل روح کو زندہ کرنا اور اسے زمانے کے چیلنجز کا مقابلہ کرنے کی گئی ہے جو امت کی اصلاح کا فریضہ انجام دے گا۔ وہ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ جب امت میں فکری انحطاط، ڈالتے ہیں۔ وہ قرآن و سنت کی روشنی میں یہ ثابت کرتے ہیں کہ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد کے آنے کی پیش گوئی اس باب میں مولانا مودودی تجدید کی ضرورت اور اہمیت پر روشنی

مجدد کون ہوتا ہے؟

و سنت کی طرف واپس لانا ہوتا ہے۔ وہ مجدد کے لیے تقوی، علم، فہم اور جرات جیسی صفات کو ضروری قرار دیتے ہیں۔ نئی چیز شامل کرنا نہیں بلکہ دین کو اس کی اصل شکل میں پیش کرنا، بدعات کا خاتمہ کرنا اور مسلمانوں کو کتاب صلاحیتوں سے مالا مال ہو، اور امت کی فکری و عملی رہنمائی کرنے کی اہلیت رکھتا ہو۔ مجدد کا کام دین میں کوئی کرتے ہیں کہ مجدد کوئی نبی نہیں ہوتا بلکہ وہ ایک ایسا شخص ہوتا ہے جو دین کی گہری بصیرت رکھتا ہو، اجتہادی اس حصے میں مولانا مودودی مجدد کی تعریف اور اس کی خصوصیات بیان کرتے ہیں۔ وہ واضح

مجدد کا کام اور اس کا دائرہ کار

کو اسلامی اصولوں پر استوار کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ مجدد کا کام ایک ہمہ گیر اور جامع اصلاحی جدوجہد ہے۔ بنیادوں کو مضبوط کرتا ہے، جدید مسائل کا اسلامی حل پیش کرتا ہے، اور ایک ایسی تحریک برپا کرتا ہے جو معاشرے جیسے عقائد، عبادات، اخلاقیات، معاشرت، معیشت اور سیاست میں تجدید کا فریضہ انجام دیتا ہے۔ وہ دین کی فکری کے مطابق، مجدد کا کام صرف چند مذہبی رسومات کی اصلاح تک محدود نہیں ہوتا بلکہ وہ دین کے تمام شعبوں، اس باب میں مجدد کے فرائض اور اس کے کام کے وسیع دائرہ کار کو بیان کیا گیا ہے۔ مولانا مودودی

تجدید کا طریقہ کار

جامہ پہنا سکیں۔ یہ ایک طویل المدتی اور صبر آزما جدوجہد ہوتی ہے جس میں حکمت اور بصیرت سے کام لیا جاتا ہے۔ مجدد کو سب سے پہلے دین کی صحیح فہم کو عام کرنا ہوتا ہے، پھر ایسے افراد تیار کرنے ہوتے ہیں جو اس فہم کو عملی ہوتی ہے۔ اس میں فکری رہنمائی، تعلیم و تربیت، اخلاقی اصلاح، اور معاشرتی و سیاسی سطح پر جدوجہد شامل ہے۔ وعظ و نصیحت یا انفرادی اصلاح تک محدود نہیں ہوتا بلکہ اس کے لیے ایک منظم اور جامع حکمت عملی کی ضرورت اس حصے میں مولانا مودودی تجدید کے عملی طریقہ کار پر بحث کرتے ہیں۔ وہ بتاتے ہیں کہ تجدید کا عمل محض

تجدید کے مختلف پہلو

تجدید میں اسلامی اصولوں پر مبنی نظام حیات کو قائم کرنے کی کوشش کرنا شامل ہے۔ یہ تمام پہلو باہم مربوط ہیں۔ شامل ہے۔ اخلاقی تجدید میں امت کے اخلاق کو سنوارنا اور اسلامی اقدار کو فروغ دینا ہے۔ معاشرتی، معاشی اور سیاسی ہر شعبے میں ضروری ہے۔ فکری تجدید میں دین کی صحیح تعبیر پیش کرنا اور جدید نظریات کے چیلنجز کا مقابلہ کرنا کرتے ہیں کہ تجدید صرف عقائد یا عبادات کی اصلاح نہیں ہے بلکہ یہ فکری، اخلاقی، معاشرتی، معاشی اور سیاسی اس باب میں تجدید کے مختلف پہلوؤں کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ مولانا مودودی وضاحت

تجدید اور اجتہاد

اہمیت پر زور دیتے ہیں، لیکن ساتھ ہی یہ بھی واضح کرتے ہیں کہ اجتہاد کتاب و سنت کی حدود کے اندر ہی ہونا چاہیے۔ مالا مال ہونا چاہیے تاکہ وہ جمود کو توڑ کر دین کو متحرک رکھ سکے۔ وہ تقلید جامد کی مذمت کرتے ہیں اور اجتہاد کی مسائل پر منطبق کیا جا سکتا ہے اور جدید چیلنجز کا اسلامی حل پیش کیا جا سکتا ہے۔ مجدد کو اجتہادی صلاحیتوں سے کرتے ہیں۔ وہ بتاتے ہیں کہ تجدید کے لیے اجتہاد ایک ناگزیر شرط ہے۔ اجتہاد کے ذریعے ہی دین کی تعلیمات کو نئے زمانے کے اس حصے میں مولانا مودودی تجدید اور اجتہاد کے باہمی تعلق کو واضح

تجدید اور تحریک

کا حقیقی مقصد ایک اسلامی نظام حیات کا قیام ہے، اور یہ مقصد ایک منظم تحریک کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔ ہے، دین کی دعوت کو عام کرتی ہے، اور معاشرتی تبدیلی کے لیے منظم جدوجہد کرتی ہے۔ مولانا مودودی کے نزدیک، تجدید ایسی جماعت یا تحریک کی ضرورت ہوتی ہے جو اس کے وژن کو عملی جامہ پہنا سکے۔ یہ تحریک افراد کی تربیت کرتی تحریک کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک مجدد اکیلا پورے معاشرے کی اصلاح نہیں کر سکتا بلکہ اسے ایک اس باب میں مولانا مودودی تجدید کو ایک انفرادی عمل کے بجائے ایک اجتماعی

تجدید کی راہ میں رکاوٹیں

اس میں قربانیاں دینی پڑتی ہیں۔ مجدد کو ان چیلنجز کا مقابلہ کرنے کے لیے مضبوط ایمان اور عزم کی ضرورت ہوتی ہے۔ سامنا کرنا پڑتا ہے اور اسے بڑی حکمت، صبر اور استقامت کے ساتھ ان سے نمٹنا ہوتا ہے۔ یہ جدوجہد آسان نہیں ہوتی اور مخالفت، حکمرانوں کی بے حسی، اور مغربی تہذیب کے اثرات شامل ہیں۔ وہ بتاتے ہیں کہ مجدد کو ان تمام رکاوٹوں کا کو بیان کرتے ہیں۔ ان رکاوٹوں میں مسلمانوں کا دین سے دوری، تقلید جامد، بدعات و خرافات کا رواج، علماء سوء کی اس حصے میں مولانا مودودی تجدید کی راہ میں حائل مختلف رکاوٹوں

خلاصہ اور عملی اقدام

بنیں جو معاشرے میں اسلامی اقدار کو فروغ دے سکے۔ یہ باب تجدید کے تصور کو عملی شکل دینے کی ترغیب دیتا ہے۔ صحیح فہم حاصل کریں، اپنی زندگیوں کو اسلامی اصولوں کے مطابق ڈھالیں، اور ایک ایسی اجتماعی جدوجہد کا حصہ چاہیے اور ہر مسلمان کو اپنی بساط کے مطابق اس میں حصہ لینا چاہیے۔ وہ مسلمانوں کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ دین کی ہیں اور عملی اقدامات کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔ وہ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ تجدید کا عمل ہر دور میں جاری رہنا اس آخری حصے میں مولانا مودودی اپنی بحث کا خلاصہ پیش کرتے

Themes

تجدید دین

احیائے اسلام

مجدد کا کردار

جامع اسلامی نظام

اجتہاد کی اہمیت

Frequently Asked Questions

What is Tajdeed o ahya e deen about?

کہ کس طرح دین کی اصل روح کو وقت کے ساتھ پیدا ہونے والی بدعات اور انحرافات سے پاک کر کے دوبارہ قائم کیا جائے۔ اسلام میں تجدید (دین کی از سر نو بحالی) اور احیاء (دین کو زندہ کرنا) کے تصورات پر بحث کرتی ہے۔ یہ کتاب بتاتی ہے تجدید و احیائے دین مولانا مودودی کی ایک اہم کتاب ہے جو

Is Tajdeed o ahya e deen worth reading?

کو سمجھنے میں مدد دیتی ہے، اور عصر حاضر کے چیلنجز کا مقابلہ کرنے کے لیے ایک جامع فکری بنیاد فراہم کرتی ہے۔ فکر اور تحریکوں کو سمجھنے کے لیے انتہائی اہم ہے۔ یہ مسلمانوں کو اپنے دین کی حقیقی روح اور اس کے تقاضوں جی ہاں، یہ کتاب اسلامی

Who should read Tajdeed o ahya e deen?

طلباء، دانشوروں اور ان افراد کے لیے جو اسلامی معاشرے میں اصلاح اور تبدیلی کے خواہاں ہیں، یہ ایک رہنما کتاب ہے۔ کتاب ہر اس مسلمان کے لیے ضروری ہے جو اسلامی فکر، تاریخ اور تحریکوں میں دلچسپی رکھتا ہے۔ خاص طور پر علماء، یہ

How long does it take to read Tajdeed o ahya e deen?

اس کتاب کو مکمل پڑھنے میں تقریبا 4 سے 6 گھنٹے لگ سکتے ہیں، یہ پڑھنے کی رفتار اور فہم پر منحصر ہے۔

Best Quotes

"میں کوئی نئی چیز پیدا کی جائے، بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ دین کو اس کی اصلی حالت پر واپس لایا جائے"
"تجدید کا مطلب یہ نہیں کہ دین

تجدید کا مفہوم

میں اختراع نہیں بلکہ اس کی اصل روح اور شکل کی طرف واپسی ہے۔ یہ مولانا مودودی کے تجدیدی فکر کی بنیاد ہے۔ یہ جملہ تجدید کے حقیقی مفہوم کو واضح کرتا ہے کہ دین

"دین اسلام محض چند عقائد اور عبادات کا مجموعہ نہیں بلکہ یہ ایک مکمل نظام حیات ہے"

دین کا جامع تصور

نہیں بلکہ انسانی زندگی کے ہر شعبے پر محیط ایک مکمل ضابطہ ہے۔ یہ مولانا مودودی کے بنیادی افکار میں سے ہے۔ یہ اقتباس اسلام کی جامعیت کو بیان کرتا ہے، کہ یہ صرف روحانی پہلوؤں تک محدود

"جاہلیت صرف کفر کا نام نہیں بلکہ یہ ایک طرز زندگی ہے جو اللہ کی ہدایت سے انحراف پر مبنی ہو"

جاہلیت کا مفہوم

اسے محض کفر سے ہٹ کر ایک ایسے طرز زندگی کے طور پر پیش کرتے ہیں جو الہی رہنمائی سے روگردانی پر مبنی ہو۔ اس قول میں مولانا مودودی جاہلیت کی تعریف کو وسیع کرتے ہوئے

"اسلامی تحریک کا مقصد صرف حکومت قائم کرنا نہیں بلکہ انسانی زندگی کو اللہ کے احکام کے تابع کرنا ہے"

اسلامی تحریک کا مقصد

اس کا ہدف محض سیاسی اقتدار کا حصول نہیں بلکہ معاشرے اور افراد کی زندگی کو اللہ کے دین کے مطابق ڈھالنا ہے۔ یہ جملہ اسلامی تحریک کے حقیقی مقصد کو واضح کرتا ہے کہ

"مجتہد کا کام دین میں اضافہ کرنا نہیں بلکہ دین کو اس کی اصل شکل میں پیش کرنا ہے"

مجتہد کا کام

ہے کہ وہ دین میں کوئی نئی چیز شامل نہیں کرتا بلکہ اسے اس کی خالص اور ابتدائی شکل میں لوگوں کے سامنے لاتا ہے۔ یہ اقتباس مجتہد کے کردار کو بیان کرتا

Questions & Answers

اس کتاب "تجدید و احیائے دین" کا بنیادی موضوع کیا ہے؟

کن اقدامات کی ضرورت ہے۔ یہ کتاب اسلامی معاشرے کی اصلاح اور احیاء کے لیے ایک جامع فکری بنیاد فراہم کرتی ہے۔ بتایا ہے کہ کس طرح وقت کے ساتھ دین کی اصل روح اور تعلیمات پر گرد جم جاتی ہے، اور اسے دوبارہ زندہ کرنے کے لیے اسلام کی تجدید اور احیاء کی ضرورت، اس کا مفہوم، اور اس کے طریق کار کو واضح کرنا ہے۔ مولانا مودودی نے اس میں اس کتاب کا بنیادی موضوع دین

مولانا مودودی کے نزدیک "تجدید" کا کیا مطلب ہے؟

رسومات اور غلط فہمیوں کی وجہ سے دھندلا گئی ہو۔ یہ دین کی اصل روح اور تعلیمات کی طرف واپسی کا نام ہے۔ یہ ہے کہ دین کو اس کی اصل، خالص اور جامع شکل میں دوبارہ زندہ کیا جائے، جو وقت کے ساتھ ساتھ مختلف بدعات، مودودی کے نزدیک تجدید کا مطلب دین میں کوئی نئی چیز ایجاد کرنا یا اس میں ترمیم کرنا نہیں ہے، بلکہ اس کا مطلب مولانا

"مجتہد" اور "مجدد" کے کردار میں کیا فرق ہے جو کتاب میں بیان کیا گیا ہے؟

اور معاشرے میں پھیلی ہوئی فکری و عملی گمراہیوں کی اصلاح کرتا ہے۔ مجدد ایک جامع اصلاحی تحریک کا قائد ہوتا ہے۔ کا کام اس سے وسیع تر ہے۔ مجدد دین کی مجموعی حالت کا جائزہ لیتا ہے، اس کی اصل روح کو دوبارہ زندہ کرتا ہے، واضح کیا گیا ہے کہ مجتہد کا کام دین کے فروعی مسائل میں اجتہاد کرنا اور شرعی احکام کا استنباط کرنا ہے، جبکہ مجدد کتاب میں

مولانا مودودی نے "جاہلیت" کی تعریف کس طرح کی ہے؟

خواہشات یا خود ساختہ قوانین پر چلے، تو وہ جاہلیت کا مظہر ہے۔ یہ جاہلیت مسلمانوں میں بھی پائی جا سکتی ہے۔ انحراف پر مبنی ہو۔ ان کے نزدیک، اگر کوئی معاشرہ یا نظام اپنی بنیاد میں اللہ کی حاکمیت کو تسلیم نہ کرے اور انسانی کو محض کفر یا شرک تک محدود نہیں کیا، بلکہ اسے ایک ایسے طرز زندگی کے طور پر بیان کیا ہے جو اللہ کی ہدایت سے مولانا مودودی نے جاہلیت

کتاب میں اسلامی تحریک کے مقاصد کیا بیان کیے گئے ہیں؟

سطح پر ایک ہمہ گیر اسلامی انقلاب برپا کرنا ہے، جس سے عدل و انصاف قائم ہو اور انسانوں کو حقیقی آزادی ملے۔ اللہ کے احکام کے تابع ہو جائیں۔ اس کا مقصد محض سیاسی اقتدار کا حصول نہیں بلکہ معاشرتی، اخلاقی اور فکری کا بنیادی مقصد اللہ کی حاکمیت (حکومت الہیہ) کو زمین پر قائم کرنا بیان کیا گیا ہے، تاکہ انسانی زندگی کے تمام شعبے کتاب میں اسلامی تحریک

مولانا مودودی کے نزدیک دین اسلام کی جامعیت سے کیا مراد ہے؟

کے لیے مکمل رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ یہ ایک مکمل نظام حیات ہے جو فرد اور معاشرے دونوں کی اصلاح کرتا ہے۔
کا مجموعہ نہیں، بلکہ یہ انسانی زندگی کے ہر شعبے، یعنی سیاست، معیشت، معاشرت، قانون، اخلاق اور روحانیت،
مولانا مودودی کے نزدیک دین اسلام کی جامعیت سے مراد یہ ہے کہ اسلام محض چند عبادات، عقائد یا اخلاقی اصولوں

تجدید کے عمل میں کن چیلنجز کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

اور مادی مفادات کی کشمکش بھی تجدید کے راستے میں رکاوٹ بنتی ہے۔ مجدد کو ان تمام چیلنجز کا مقابلہ کرنا ہوتا ہے۔
رسومات، اور دین کے بارے میں غلط فہمیاں ہیں۔ اس کے علاوہ، موروثی مذہبی قیادت کی مزاحمت، حکومتی جبر،
کے عمل میں کئی چیلنجز کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جن میں سب سے اہم معاشرے میں پھیلی ہوئی فکری گمراہیاں، بدعات،
تجدید

کتاب میں "حکومت الہیہ" کے قیام کی اہمیت پر کیا زور دیا گیا ہے؟

و انصاف قائم کرنا، ظلم کا خاتمہ کرنا، اور انسانوں کو اللہ کی بندگی میں لانا ہے، تاکہ وہ دنیا و آخرت میں فلاح پا سکیں۔
تک اللہ کا قانون زمین پر نافذ نہیں ہوتا، دین اپنی مکمل شکل میں قائم نہیں ہو سکتا۔ حکومت الہیہ کا مقصد عدل
کتاب میں حکومت الہیہ کے قیام کو تجدید اور احیائے دین کا لازمی جزو قرار دیا گیا ہے۔ مولانا مودودی کے نزدیک، جب

مولانا مودودی نے تجدید کے لیے کیا عملی طریقہ کار تجویز کیا ہے؟

کی بیداری اور آخر میں ایک ہمہ گیر اسلامی انقلاب کے ذریعے حکومت الہیہ کا قیام، تاکہ دین مکمل طور پر نافذ ہو سکے۔
اس کے بعد ایک صالح اور باکردار جماعت کی تشکیل، جو معاشرے میں اسلامی اقدار کو فروغ دے۔ پھر عوامی رائے عامہ
کے لیے ایک منظم اور جامع طریقہ کار تجویز کیا ہے، جس میں سب سے پہلے فکری اصلاح اور تعلیم و تربیت شامل ہے۔
مولانا مودودی نے تجدید

اس کتاب کا تاریخی پس منظر کیا ہے؟

اصل شناخت اور دین کی حقیقی تعلیمات سے دوبارہ جوڑنے کی ضرورت ہے۔ یہ کتاب اسی فکری جدوجہد کا حصہ ہے۔
بے راہ روی کا شکار تھے۔ مولانا مودودی نے اس وقت کے حالات کا گہرا تجزیہ کیا اور محسوس کیا کہ مسلمانوں کو اپنی
لکھی گئی جب برصغیر پاک و ہند میں مسلمانوں کی حالت زوال پذیر تھی اور وہ فکری، سیاسی اور معاشرتی طور پر
یہ کتاب بیسویں صدی کے اوائل میں

کیا مولانا مودودی کے نزدیک تجدید کا کام صرف ایک فرد کر سکتا ہے؟

کے افکار کو عملی جامہ پہنائے اور معاشرے کے ہر شعبے میں اصلاحات لائے۔ یہ ایک اجتماعی کوشش کا نتیجہ ہوتا ہے۔
فکری قیادت فراہم کرتا ہے، لیکن دین کی مکمل تجدید اور احیاء کے لیے ایک ایسی جماعت کی ضرورت ہوتی ہے جو اس
مودودی کے نزدیک تجدید کا کام صرف ایک فرد کا نہیں بلکہ ایک منظم جماعت اور تحریک کا کام ہے۔ اگرچہ ایک مجدد
نہیں، مولانا

کتاب میں دین اور سیاست کے تعلق کو کس طرح بیان کیا گیا ہے؟

جاتی ہے۔ دین کا مقصد ہی یہ ہے کہ وہ انسانی زندگی کے تمام شعبوں، بشمول سیاست، میں اللہ کے احکام کو نافذ کرے۔
کو دین سے الگ نہیں کرتا۔ ان کے خیال میں، اگر سیاست کو دین سے الگ کر دیا جائے تو وہ ظلم اور فساد کا ذریعہ بن
دین اور سیاست کو لازم و ملزوم قرار دیا گیا ہے۔ مولانا مودودی کے نزدیک اسلام ایک مکمل نظام حیات ہے جو سیاست
کتاب میں

"تجدید و احیائے دین" کا مسلمانوں پر کیا اثر ہوا؟

بنیادیں فراہم کیں اور انہیں ایک منظم لائحہ عمل دیا۔ اس کے اثرات آج بھی اسلامی دنیا میں محسوس کیے جاتے ہیں۔ خطرات، اور اسلامی تحریک کے مقاصد سے روشناس کرایا۔ اس کتاب نے دنیا بھر میں اسلامی احیائی تحریکوں کو فکری اس کتاب نے مسلمانوں کی فکری بیداری میں اہم کردار ادا کیا۔ اس نے انہیں دین کی جامعیت، جاہلیت کے

کتاب میں "امت مسلمہ" کے زوال کی کیا وجوہات بیان کی گئی ہیں؟

چند رسومات تک محدود کر دیا اور زندگی کے دیگر شعبوں میں غیر اسلامی نظریات کو اپنایا، تو وہ زوال کا شکار ہو گئے۔ اور اللہ کی حاکمیت کے تصور سے دوری کو قرار دیا گیا ہے۔ مولانا مودودی کے نزدیک، جب مسلمانوں نے دین کو صرف میں امت مسلمہ کے زوال کی بنیادی وجہ دین کی اصل تعلیمات سے انحراف، بدعات و خرافات کا رواج، دنیا پرستی، کتاب

مولانا مودودی نے تجدید کے حتمی نتیجے کے طور پر کس معاشرے کا تصور پیش کیا ہے؟ :Spoiler

تربیت ہو، اجتماعی زندگی میں تقوی اور پرہیزگاری غالب ہو، اور انسانوں کو حقیقی آزادی اور فلاح حاصل ہو۔ :Spoiler بالا ہو، اور انسانی زندگی کے تمام شعبے قرآن و سنت کے مطابق منظم ہوں۔ یہ ایک ایسا معاشرہ ہے جہاں فرد کی اخلاقی نتیجے کے طور پر ایک ایسے اسلامی معاشرے کا تصور پیش کیا ہے جہاں اللہ کی حاکمیت قائم ہو، عدل و انصاف کا بول مولانا مودودی نے تجدید کے حتمی